السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

منڈی احمد آباد سے محمد رفیق ساجد کہتے ہیں کہ ظہر اور عصر کی نماز میں سری قراءت کی کیا حکمت ہے۔۔۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے اسوہ حسنہ پر عمل کے لئے اس کی حکمتیں تلاش نہیں کرتے تھے، ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ جب کوئی سنت صحیح سند سے ثابت ہوجائے تو اسے عمل میں لانا چاہیے، اس کی حکمت معلوم ہونے تک توقف نہیں کرنا چاہیے، صورت مسئولہ کے متعلق حضرت ابوہریرة رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں قراءت کرتے تھے۔ جہاں آپ نے باآواز بلند پڑھا وہاں ہم بھی آہستہ سے پڑھتے ہیں۔ اورجہاں آپ نے آہستہ پڑھا وہاں ہم بھی اونچی آواز سے پڑھتے ہیں اورجہاں آپ نے آہستہ پڑھا، ہم بھی وہاں آہستہ پڑھتے ہیں۔ (صحیح بخاری: حدیث نمبر 771)

علماء نے بیان کیا ہے کہ ذکر الٰہی کی دو اقسام ہیں: (الف) جہری۔ (ب) سری۔ رات کی نماز میں باآواز بلند قراءت ہوتی ہے اور دن کی نمازوں میں قراءت آہستہ ہوتی ہے تاکہ نمازی دونوں قسم کے اذکار پر عمل پیرا ہوسکے۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمة اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: ''چونکہ دن کے وقت شور وشغب ہوتا ہے ایسی حالت میں جہری قراءت مفید نہیں ہوتی، اس لئے دن کے وقت آہستہ قراءت کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کے برعکس رات کے وقت سکون اور ٹھہراؤ ہوتا ہے، لوگ جہری قراءت سے مستفید ہوتے ہیں، اس لئے رات کے وقت جہری قراءت کا حکم رکھا گیا ہے۔ جمعہ وعیدین میں چونکہ مجمع کثیر ہوتا ہے، اس لئے اجتماع کے پیش نظر جہر مناسب ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 113